اور ٹکنالوجی اور علوم و فنون کے اعتبار سے وقت کی ایک بالکل ماڈرن اسٹیٹ ہو اور دوسری جانب تہذیب و تمدن، فکر و نظر اور عقیدہ و عمل کے اعتبار سے صحیح اسلامی اسٹیٹ ہو جہاں اسلام کے روحانی اور اخلاقی اقدار اپنی پوری تابانی کے ساتھ جلوہ فگن ہوں، ظاہر ہے کہ ایسی ریاست کا قیام و استحکام اجتہاد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر وہ عمر بھر اسی اجتہاد کے ادھیڑبن میں لگے رہے، اقبال کے فکر و فن پر سینکڑوں کتابیں اور ہزاروں مقالات لکھے گئے، مگر پیغام اقبال کے اس مرکزی نقطہ پر کوئی توجہ نہیں کی گئی، ضرورت ہے کہ اقبال کا مطالعہ از سر تو اس نقطۂ نظر سے کیا جائے۔ بحکم الاقرب فالاقرب پاکستان پر ان کا حق سب سے زیادہ ہے، اس لئے یہ کام وہاں ہونا چاہیئے۔

مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی جو ۱۰ر فروری کو "عالمی اسلامی کانفرنس" "مؤتمر علماء المسلمین" میں شرکت کے لئے بغداد گئے تھے بنگلور کے "مسلم مجلس مشاورت" اور "مسلم پرسنل لا" کے اجتماعات سے فارغ ہو کر ۲۶ر فروری کو بخیریت تمام دہلی واپس آ گئے "مؤتمر علماء المسلمین" اپنے بنیادی مقصد کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہی، چالیس ملکوں کے مشاہیر علماء نے اس کی کارروائیوں میں سرگرم حصہ لیا اور فلسطین اور بیت المقدس کو صیہونیت کے خوفناک اور ظالمانہ پنجوں سے چھڑانے کا عہد کیا، مؤتمر کے حسب ذیل عہدہ دار اتفاق رائے سے چنے گئے۔

(۱) رئیس مؤتمر شیخ عبداللہ غوشہ — اردن کے قاضی القضاۃ

(۲) نائب رئیس اول مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی — جمہوریۂ ہند

(۳) نائب رئیس ثانی شیخ ہادی فیاض — نجف اشرف

(۴) جنرل سکریٹری شیخ عبداللہ الشیخلی — بغداد